از جناب ڈاکٹر سعید اللہ قاضی، پروفیسر اسلامیات
پشاور یونیورسٹی

پشتو میں سیرت کی کتابیں

انوارِ مدینہ کتاب کے مصنف حاجی محمد امین صاحب ترنگ زئی مرحوم ہیں۔ کتاب آفتاب عالم پریس لاہور سے ۱۳۵۵ھ میں شائع ہوئی ہے اور ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب میں پشتون قوم کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین نظم و نثر دونوں میں کی گئی ہے۔ مثلاً :

پشتونوں کو ننگ اور غیرت کے بارے میں تلقین کرتے ہوئے حاجی محمد امین فرماتے ہیں :۔

" ننگ اور غیرت دونوں بہت اہم صفتیں ہیں لیکن ان کی حقیقت کیا ہے ؟ تو پیارے بھائیو سنو ! ننگ اور غیرت صرف اور صرف حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کو کہتے ہیں اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ شریعت ہے۔ آزادئ وطن بے غیرتی سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ اپنے آپ میں غیرت پیدا کرو۔ اپنا ظاہر و باطن دونوں شریعت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطابق بنا لو۔ غیر قوموں کی اندھی تقلید چھوڑ دو۔ اوپری بناؤ سنگار سے احتراز کرو اور ایک خالص مسلمان جیسے عادات و اطوار اپنے میں پیدا کرو۔ تب آزادی آپ کا حق ہے کوئی بھی آپ کو غلام نہیں بنا سکتا۔" (صفحات ۴، ۵)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں :۔

" پیارے بھائیو ! خدائے ذوالجلال کی طرف سے انسان کو اس دنیا میں کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت میں سرخرو ہونے کے لیے ایک آسمانی قانون قرآن کریم کی صورت میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے نازل ہوا۔ اور یہ ۲۳ سال کے عرصے میں مکمل ہوا۔ اس قانون کی وساطت سے پیغمبر خدا نے عرب کے بدوؤں کو یک با اخلاق، جہان بان اور عاقل قوم میں تبدیل کر دیا (مذکورہ عبارت مؤلف نے مشہور سیرت نگار ابن اسحاق سے لی ہے۔

پیارے بھائیو ! اس قانون کی وساطت سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی اڑھائی سالہ خلافت کے دوران ملت اسلامیہ کو کتنی ترقی دی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس قانون پر عمل کر کے قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کو تہس نہس کر دیا اور اسلام کو کہاں سے کہاں تک پہنچایا ؟ پیارے بھائیو ! یہ سب کچھ صرف دس سال چھ ماہ اور چار دن کے عرصہ میں ہوا۔

لیکن آج کل ہماری حالت بہت خراب ہے کیوں ؟ اس لیے کہ ہم نے دین محمدی صلے اللہ علیہ وسلم پر

عمل کرنا چھوڑ دیا ہے اور ایسا کرنا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ اغیار نے اگر ہمیں غلام بنا دیا تو یہ اُن کا قصور نہیں ہے، قصور صرف ہمارا ہے کہ ہم نے اغیار کو غلام بنا دینے کا موقعہ فراہم کر دیا ہے۔

اس لیے پیارے نوجوانوں سے بالعموم اور علماء حضرات سے بالخصوص یہ عرض ہے کہ اسلام میں اب بھی وُہ خوبیاں ہیں جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں تھیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم میں اپنے بزرگوں کی خاصیتیں مفقود ہو گئی ہیں۔ شریعتِ محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ اگر آج بھی ہم قولاً و فعلاً شریعت محمدی پر عمل پیرا ہو جائیں تو ہم غیر اقوام کی غلامی سے آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ (یہ کتاب آزادی سے پہلے شائع ہوئی تھی)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں :-

"اگر آپ کو غلامی کا طوق اپنے گلے میں بُرا نظر آتا ہے تو آپ نے اپنے گلے میں شریعت مصطفوی کا ہار ڈال کر اس پر فخر کرنا سیکھنا ہے۔ اگر آپ آزادی کے تخت پر بیٹھ کر دوسری قوموں کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہتے ہیں تو آپ نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو اپنانا ہے حقیقت میں شریعت اور سیاست دو الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ آپ کو شریعت کے لباس میں سیاست کرنا پڑے گی۔

اس باغیچے کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اخلاق حسنہ سے آباد فرمایا تھا۔ پھر آپ کیوں اخلاق حسنہ کی مخالفت پر کمربستہ نظر آتے ہیں۔

اے محمد امین! جب آپ خلوص دل سے نوجوانوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں تو وہ دین پر قربان ہو کر آزادی کی جنگ جیت جائیں گے۔"

ایک دُوسری جگہ حاجی صاحب لکھتے ہیں :

"پیارے بھائیو! جو لوگ قانونِ حق کی تابعداری کرتے ہیں تو اللہ تعالےٰ اُن کے لیے کافی ہے۔ (ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ)

پیارے دوستو! اپنے ان بزرگوں کی تاریخ تو ذرا دیکھو جنہوں نے دن رات ایک کر کے دُنیا کو کفر و ضلالت اور جہالت سے پاک کر کے اس میں صداقت، دیانت اور توحید ربانی کے دئے روشن کر دیئے۔

پیارے دوستو، سب آپ کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دو اور اس کے قانون پر چلنا سیکھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو "وانتم الاعلون ان کنتم صٰدقین" کا مصداق بن جاؤ گے۔ چنانچہ اس ضمن میں

وہ ایک نظم پیش کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے :

نوجوانوں کو خدمت دین اور وطن سے لیے تیار رہنا چاہیئے اور ان کو باہمت ہونا چاہیئے ۔خزاں کے بعد بہار آتی ہے نوجوان ہمت نہ ہاریں ۔

قانون شریعت کی روشنی میں ان کو جنگ لڑنا چاہیئے ۔ مقصود حاصل ہو کر رہے گا ۔ نوجوان ہمت نہ ہاریں۔

آزادی کا معشوق قانون شرعی پر عمل کرنے سے حاصل ہوتا ہے ۔ نوجوانوں کو دیانت سے کام کرنا چاہیئے اور پست ہمت نہیں ہونا چاہیئے ۔

وہ میدان صداقت میں اپنے لیے بڑا نام پیدا کریں گے اور اُن کی بہادری کی داستانیں ہر مُلک میں سُنی جائیں گی ۔ نوجوانوں کو پست ہمت نہیں ہونا چاہیئے ۔

نوجوانوں کو اللہ اکبر کا نعرہ پُورے جوش و خروش سے لگانا چاہیئے اور یہ نعرہ ان کے دلوں کی گہرائی سے نکلنا چاہیئے ۔ نوجوان ہمت نہ ہاریں ۔

سید الابرار کے اسوۂ حسنہ پر چل کر نوجوان باغ آزادی کے پھولوں کے گُلدستے اپنی پگڑیوں میں رکھیں گے اور اسی لیے ان کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے ۔

اے محمد امین ! پُوری دیانت داری سے جنگ آزادی کے لیے کمربستہ ہو جاؤ اور دین کے صحیح راستے پر چل کر خوف زدہ نہ ہو ۔ نوجوانوں کو حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے ۔

الغرض کتاب ہذا اس قسم کے پند و نصیحت سے بھری پڑی ہے جب کہ آپ کے مخاطبین پشتون نوجوان ہیں ۔

تحفۃ الجبیبۃ فی فضیلۃ الصلواۃ علی اشرف البریۃ

یہ کتاب بھی حاجی محمد امین صاحب موصوف ہی کی تصنیف ہے اور ایمپائر پریس پشاور سے ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی ہے ۔ کتاب ۸۰ صفحات پر مُشتمل ہے اور کتاب پوری کی پوری آیت ان اللہ و ملٰئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما ۔ کی تشریح و تفسیر ہے ۔

مختلف علماء کے اقوال نقل کئے گئے ہیں اور درود بالاخفاء اور درود بالجہر پر بحث کی گئی ہے ۔ ساتھ ساتھ فضائل درود بھی بیان کئے گئے ہیں ۔ اس کے علاوہ اہم بات یہ ہے کہ مذکورہ بالا آیت کا مفہوم واضح کرنے کے لیے مؤلف نے صحاح ستہ ، شفاء قاضی عیاض اور نزہتہ المجالس سے چالیس

احادیث اکٹھی کی ہیں جو کہ ایک قابلِ قدر علمی کارنامہ ہے۔

گلزارِ مدینہ | یہ بھی حاجی محمد امین صاحب ترنگ زئی کی تصنیف ہے۔ کتاب ۱۳۴۳ھ میں شائع ہوئی ہے۔ کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلا حصہ چالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسرا ۴۸ اور تیسرا ۵۶ صفحات پر۔ کتاب پوری کی پوری نعتوں پر مشتمل ہے اور اکثر نعتیں مدینہ منورہ اور مکۃ المکرمہ میں لکھی گئی ہیں۔ بعض نعتوں میں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی گئی ہے۔ بعض مقامات پر اپنے مرشد حاجی صاحب آف ترنگ زئی کی تعریف میں اشعار پیش کیے گئے ہیں۔ اور ان میں ان کے کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔

بعض مقامات پر حاجی صاحب نے اپنی جماعت، جماعتِ ناجیہ کا لائحہ عمل پیش کیا ہے اور اس کا وعدہ کیا ہے کہ اس کی جماعت نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ تک کام کرتی رہے گی۔

تیسرے حصے میں حاجی صاحب پشتونوں کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ پر چلنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔ اسی طرح اس حصے میں ایک نعت کی شکل میں معراج کا واقعہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

ایک دوسری نعت آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا واقعہ مختصر طور پر بیان کیا گیا ہے۔ بعض نعتوں میں شمائلِ نبوی پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کے آخر میں حاجی صاحب طریقت میں اپنے اساتذہ کا سلسلہ بیان کرتے ہیں۔ جن کی تعداد ۱۶ ہے۔

روضۃ الحبیب | یہ بھی جناب حاجی صاحب کی تصنیف ہے اور نظم میں ہے۔ کتاب کی تاریخ طباعت اور پریس معلوم نہیں ہے اور ۳۷۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ کتاب روضۃ الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں لکھی گئی ہے اور اس میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نعتیں ہیں۔ ابتداء میں حاجی صاحب پشتونوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں:

پیارے بھائیو! ذرا اپنے گریبانوں میں جھانکو تو سہی کہ کہیں آپ پیارے نبیؐ کے اسوۂ حسنہ کی خلاف ورزی تو نہیں کر رہے ہو؟ میری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے بھائیو! آؤ ہم برے کام کرنے سے توبہ کریں۔

پیارے بھائیو! جو لوگ حقیقت میں اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دارین کی کامیابی و کامرانی، ساری عزتیں، حیا، ادب، بہادری، خوش اخلاقی شرعی طور پر زندگی گزارنے میں مضمر ہے۔ اور اس کی زندہ مثال آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ جیسا کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے: "ادّبنی ربّی۔ فاحسن تادیبی" اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرماتے ہیں "انک لعلیٰ خلق عظیم" مطلب یہ کہ شرعی زندگی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پہ چلنے والی زندگی ہے۔

اب جو لوگ آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر نہیں چلتے بلکہ غیروں کے نقش قدم پر چلتے ہیں جن کی بے حیائی دنیا میں مشہور ہے تو ایسے لوگوں کا کیا کہنا؟

پیارے بھائیو! خدا کی قسم! ایک صحیح مسلمان کی ایک لمحہ زندگی جو شریعت کے مطابق ہو اس ہزار سالہ زندگی سے بہتر ہے جو فسق و فجور اور اغیار کی اندھی تقلید میں گزر رہی ہو۔

یہ کتاب امیر محمد ترخزی پشاوری کی تالیف ہے جو ۱۳۵۳ھ میں جامعہ پریس دہلی سے

دَ دوست دخدائے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزه او ربنستنی حالات

شائع ہوئی ہے۔ کتاب میں ۲۶۸ صفحات ہیں۔

کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مسئلہ رسالت پر بحث کی گئی ہے۔ دوسرے میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالاتِ زندگی از ولادت تا ہجرت بیان کئے گئے ہیں۔ تیسرے میں معراج کا واقعہ ہے۔ چوتھے میں ہجرت سے لے کر تا وفات آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی کی پوری تفصیل ہے اور پانچویں باب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ۳۹ غیر مسلم دانشوروں، جن میں زیادہ تر انگریز اور ہندو ہیں کی آراء پیش کی گئی ہیں۔

کتاب میں جگہ جگہ عربی اور فارسی اشعار بھی پائے جاتے ہیں۔ جن کا پشتو ترجمہ متن میں دیا گیا ہے۔ یا ذیلی نوٹس میں۔ بعض مبہم باتوں کی وضاحت ذیلی نوٹس کی شکل میں بھی پائی جاتی ہے۔

کتاب ہذا کے صفحات ۲۰۹ تا ۲۱۵ میں جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بعض ایسے معلومات فراہم کئے گئے ہیں جو سیرت کی عام کتابوں میں نہیں ملتے اور اس وجہ سے مؤلف کی یہ کوشش قابل صد آفرین ہے۔

مؤلف نے کتاب ہذا کے مواد مستند کتابوں سے لیا ہے اور عام طور پر احادیث اور آیات کریمہ سے استفادہ کیا ہے۔ کتاب میں قدیم و جدید کا امتزاج ایک خوش آئند اقدام ہے۔ اور کھلا ثبوت ہے اس بات کا کہ مؤلف قدیم و جدید دونوں علوم پر دسترس رکھتے ہیں۔

قلب السیر زیر نظر کتاب ایک نامعلوم فارسی کتاب کا پشتو ترجمہ ہے ۔ ترجمہ نگار پشتو کے مشہور شاعر خوشحال خان خٹک کے صاحب زادے گوہر خان ہیں ۔ یہ ترجمہ انہوں نے افضل خان ولد اشرف خان ولد خوشحال خان کے ایماء پر سنہ ۱۱۲۰ھ میں کیا ۔ کتاب قلمی ہے جو پشاور کے عجائب گھر میں نمائش کے لیے رکھی گئی ہے ۔ سائز ۲۸ × ۱۶ صفحات ۸۰۰ ، سطور فی صفحہ ۱۷ ہے اور خط نستعلیق ہے ۔

کتاب میں ۳۰ ابواب ہیں ۔ پہلے باب سے لے کر تیرھویں باب میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا شجرہ نسب حضرت آدم علیہ السلام تک پوری تفصیل سے ساتھ بیان کیا گیا ہے ۔ تیرھویں باب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پوری تفصیل کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے ۔ کتاب کے آخر میں چند ابواب مندرجہ ذیل موضوعات کے لیے رکھے گئے ہیں :

خلفائے راشدین ، امیر معاویہؓ ، آخرت کے بارے میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اقوال ، علامات قیامت ، دابۃ الارض ، نزول حضرت عیسےٰ علیہ السلام ، یاجوج ماجوج ، قیامت کا برپا ہونا ، حساب و کتاب ، میزان ، پل صراط ، دخول جنت اور جنت کی نعمتیں ۔

کتاب کا مواد سارے کا سارا مشہور سیرت نگار محمد ابن اسحاق کی کتابوں سے لیا گیا ہے جس کا ثبوت یہ ہے "کہ محمد ابن اسحاق کہتے ہیں" ، کا جملہ بڑی کثرت سے استعمال کیا گیا ہے ۔

کتاب میں چند خامیاں پائی جاتی ہیں ۔ مثلاً :-

۱ ۔ کتاب میں صفحات کے نمبر نہیں دیئے گئے ہیں ۔ اس لیے ان کا مکمل حوالہ دینا مشکل ہوتا ہے جو لوگ اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں ان کو صفحات کا نمبر معلوم کرنے کے لیے ہر وقت ورق گردانی کرنی پڑتی ہے ۔

۲ ۔ کتاب کی ابتداء میں فہرست مضامین بمعہ ابواب دیا گیا ہے البتہ یہ صرف انیسویں باب تک ہے اس کے بعد ابواب کا نمبر چھوڑ دیا گیا ہے اگرچہ عنوانات موجود ہیں ۔

۳ ۔ مگر جب مؤلف ان عنوانات کی تفصیل کرتے ہیں تو پہلے باب سے سولہویں باب تک ابواب کے عنوانات دیتے ہیں مگر نمبر نہیں دیتے ۔ اس طرح تفصیل میں سولہویں باب سے لیکر تیسویں باب تک عنوانات بمعہ نمبر ابواب دیئے گئے ہیں ۔

۴ ۔ فہرست میں جن ابواب کے تحت عنوانات قائم کئے گئے ہیں تفصیل میں ان ابواب کے تحت دوسرے عنوانات درج ہیں ۔ مثلاً فہرست میں سولہویں باب میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا

دوسرا سفر شام ہے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ اُن کی شادی کا ذکر ہے ۔ جبکہ تفصیل میں اسی باب کے تحت آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کا عنوان قائم کیا گیا ہے ۔

۴ ۔ کتاب میں قرآن کریم کی آیتیں کثیر مقدار میں پائی جاتی ہیں ۔ مگر ان کا ترجمہ نہیں دیا گیا ہے ۔ اس لیے ایک عام آدمی کے لیے ان بلا ترجمہ آیتوں سے سوائے ثواب تلاوت کے اور کوئی فائدہ نہیں ہے ۔

۵ ۔ موجودہ وقت کا عام پشتو خوان کتاب کی زبان سمجھنے میں بڑی دقت محسوس کرتا ہے اور بعض کلمات ایسے استعمال کئے گئے ہیں جن سے مختلف قسم کے مفہوم لیے جا سکتے ہیں ۔

مثلاً مؤلف ایک جگہ لکھتے ہیں " خدایه ! شرم موا دساتے " جس کا مفہوم عام لوگ یہ لیتے ہیں کہ " اے خدا ! میری حیا رکھ " اسی جملے کا مفہوم یہ بھی لیا جا سکتا ہے کہ اے خدا ! میری بے عزتی قائم رکھ " صحیح جملہ ایسا ہونا چاہیئے ۔ خدایا ! حیا موا زساتے " یعنی اے خدا ! میری حیا قائم رکھ ۔"

بعض ایسے الفاظ بھی استعمال کئے گئے ہیں ۔ جو آج کل کے پشتو خوان کی نظر میں درست نہیں ہیں ۔ اگرچہ بعض علاقوں میں اب بھی استعمال ہوتے ہیں ۔ مثلاً

کتاب کے الفاظ	موجودہ الفاظ
چوک	څوک
موژ	مونبز
شیجئ	نسیجۍ
کمی دے	کمے دے

تمام کتاب میں " ے " کی جگہ " ی " استعمال کیا گیا ہے ۔ اس قسم کے الفاظ ایک نظم کے اشعار میں ملاحظہ کیجئے :

هر ناکس چه توکی اچوے آسمان ته
هغه توکی ئې بیا عود کا دځان ته
ابله مخ په خپلو توکیو آلوده کا
همه عیب ئے شکارکاشی وجهان ته
څوک چه خاورسے ایږے تمو ته اچوینه
بیائے زرپرېوزی د مخ وګر بیان ته

چه دعوے په باد مشعل دَقمر وژنی
خوک به څه وائی د رسفیه نادانا ته

نظم کا ترجمہ یہ ہے :-

" ہر ناسمجھ آدمی جب آسمان کی طرف تھوکتا ہے تو یہ تھوک اس کی طرف واپس آتی ہے ۔ ایک بے وقوف آدمی اپنے چہرے کو تھوک سے آلودہ کرتا ہے ۔ اس طرح اس کا عیب ساری دُنیا پر کھل جاتا ہے ۔ جو لوگ سُورج کی طرف مٹی اور راکھ اچھالتے ہیں تو وہ اس کے اپنے چہرے اور گریبان پر گرتی ہے ۔ جو آدمی چاند کے چراغ کو پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کرتا ہے ایسے بیوقوف کو کوئی کیا کہے "

بہرحال ان خامیوں کو اگر ایک طرف رکھا جائے تو کتاب میں نہ صرف سیرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم پر تفصیلی بحث کی گئی ہے بلکہ خلفائے راشدین کے بارے میں بھی پوری معلومات فراہم کی گئی ہیں ۔ ابتدائے کتاب میں مؤلف نے ایک لمبی منظوم حمد لکھی ہے ۔

کتاب کے اندر تقریباً ہر صفحے میں اپنے خیالات کا اظہار رباعیوں اور نظموں کی شکل میں کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ مؤلف کی طرف سے فارسی کی کتاب کے ترجمہ پر قابل قدر اضافہ ہے اگرچہ اشعار میں روانگی نہیں ہے ۔ کتاب دانشوروں کے لیے بڑی مفید ہے تاہم عام پشتونوں کے لیے اس سے استفادہ کرنا جان جوکھوں کا کام ہے ۔

جیساکہ نمائش گاہ میں کتاب کے اُوپر ایک چارٹ پر لکھا گیا ہے کہ کتاب ناقص ہے ۔ تو کتاب ناقص نہیں ہے اس لیے کہ فہرست میں تیسویں باب میں جو جو عنوانات قائم کئے گئے ہیں کتاب میں ان تمام پر بحث موجود ہے ۔ البتہ کتاب کے آخر میں عام مؤلفین کی طرح کلمہ اختتامیہ یا درود یا واللہ اعلم بالصواب یا نام کاتب و تاریخ کتابت درج نہیں ہے اس لیے کتاب ناقص نظر آتی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔

زیرِ نظر کتاب میرے محدود علم کے مطابق پشتو میں سیرت رسول پر اپنی نوعیت کی پہلی کتاب ہے ۔ مؤلف نے اپنے پشتون بھائیوں کے لیے ایک سُنتِ حسنہ کی بنیاد رکھی ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک قول کی روشنی میں یہ اس کے لیے صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتی ہے ۔